یورپ

ویٹیکن: بوسنیا ہرزے گووینا کی صورت حال پر پوپ کا اظہار افسوس

پوپ جان پال دوم نے سالِ نو کے اپنے پیغام میں دنیا میں صلح و امن کی اہمیت اور اس کے حصول پر زور دیتے ہوئے کہا ہے کہ "وہ کون شخص ہے جو نیک خواہشات رکھتا ہو اور صلح و امن کا خواہاں نہ ہو۔ آج کی دنیا میں صلح و امن کو نہایت اہمیت حاصل ہے۔ اس کے باوجود کہ مخالف گروہوں کے درمیان جنگ کا خطرہ رفتہ رفتہ کم ہوتا جا رہا ہے، دنیا کے کئی حصوں میں جنگ کا سلسلہ جاری ہے۔ بالخصوص بوسنیا ہرزے گووینا میں، جہاں دو مخالف گروہ آپس میں ایک خونیں جنگ لڑ رہے ہیں۔ ان میں سے ہر ایک، دوسرے کے افراد کو مار دینے کا دعویٰ کرتا ہے۔ خاص طور پر نہتے عوام کی جانوں کو مسلسل خطرہ رہتا ہے اور املاک کا بے تحاشا نقصان ہو رہا ہے۔ اس خونیں تشدّد کو ختم کرنے میں کوئی بھی ذریعہ کامیاب ہوتا نظر نہیں آتا۔ نہ تو متحدہ کوششیں مخالف دھڑوں میں صلح و امن قائم کرنے میں کامیاب ہوئی ہیں اور نہ اقوامِ متحدہ کی مساعی کسی نتیجے پر پہنچی ہے۔ اس طرح دوسری اقوام کی اپیلیں جو اس تصادم کو روکنے کے لیے کوشاں ہیں، بے اثر ہیں۔ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ متحارب گروہوں نے جنگ کو مسلسل جاری رکھنے کے لیے اپنے اپنے نقطۂ نظر کو منطقی تصوّر کر لیا ہے اور کوئی بھی اتھارٹی ان کے اس عمل کو روکنے میں کامیاب نہیں۔" (پندرہ روزہ کاتھولک نقیب - لاہور، ۱۶ جنوری ۱۹۹۳ء)

مذکرہ بالا اظہارِ افسوس سے پہلے جولائی ۱۹۹۲ء میں بوسنیا ہرزے گووینا کے ایک مسلمان وفد سے باتیں کرتے ہوئے پوپ جان پال نے انہیں کہا تھا کہ "کیتھولک چرچ اپنی تمام امدادی اور رفاہی تنظیموں سمیت ان کے ساتھ ہے۔" پوپ نے بتایا تھا کہ انہوں نے ویٹیکن کی ایجنسی Cor Unum کو ہدایات دی ہیں کہ "وہ انسانی بنیادوں پر امداد فراہم کرنے کی اپنی سرگرمیاں تیز تر کر دے۔" پوپ کے الفاظ میں "ہم ٹیلی وژن کی سکرین پر شیر خوار بچوں، عورتوں اور ضعیف و ناتواں لوگوں کے خوف سے سہمے ہوئے چہرے دیکھتے ہیں (اور ان لوگوں کی تعداد ہر روز بڑھتی جا رہی ہے) جو ناگفتہ بہ حالت میں تحفظ کی تلاش میں ہیں۔ یہ الم ناک واقعات، یہ تباہی اور مصائب ختم ہونے چاہییں۔"

واضح رہے کہ سابق یوگوسلاویہ کی سب سے زیادہ مخلوط آبادی کی جمہوریہ بوسنیا ہرزے گووینا میں جنگ کے آغاز سے جولائی ۱۹۹۲ء تک تین لاکھ افراد گھر بار چھوڑنے پر مجبور ہو چکے تھے۔

کروشیا کے ایک پادری فادر فلپ پیوچ نے، جنہیں بوسنیا میں پانچ سال کام کرنے کا تجربہ

حاصل ہے، کہا کہ "بوسنیا ہرزے گووینا میں کشمکش جنگ نہیں ہے بلکہ یہ یک طرفہ طور پر زمین پر غاصبانہ قبضہ کرنے اور نسل کشی کی گھناؤنی کوشش ہے بلکہ ہر اس چیز کے خلاف ظلم ہے جو سربین نہیں۔" (ماہنامہ فوکس _ لیسٹر، اگست ۱۹۹۲ء)

مسلم وفد سے ملاقات کے بعد ویٹیکن نے ۲۰ اگست کو بوسنیا ہرزے گووینا سے سفارتی تعلقات قائم کرنے کا اعلان کیا۔ اعلان میں کہا گیا تھا کہ بوسنیا کی حکومت اور ویٹیکن کا یہ فیصلہ کہ سفارتی نمائندوں کا تبادلہ کیا جائے، ایک "مشکل لمحے" میں کیا گیا ہے۔

اسقاطِ حمل کے مسئلے پر امریکی صدر جناب بِل کلنٹن پر سخت تنقید

ویٹیکن کے ایک نیم سرکاری اخبار نے ریاست ہائے متحدہ امریکہ کے نومنتخب صدر جناب بِل کلنٹن کی ان کوششوں پر شدید تنقید کی ہے جو وہ اسقاطِ حمل پر عائد پابندیوں کو نرم کرنے کے لیے کر رہے ہیں۔ اخبار نے لکھا ہے کہ "وہ لوگ جو انسانی حقوق کے تحفّظ کے حوالے سے تجدید کی امیدیں لگائے بیٹھے تھے انہیں جناب بِل کلنٹن کے اوّلین اقدامات سے سخت مایوسی ہوئی ہے۔" اخبار نے کلنٹن کی پہلی تقریر اور ان اقدامات کے درمیان تقابل کرتے ہوئے لکھا ہے کہ "حالیہ اقدامات سے تجدید نے جو راستہ اختیار کیا ہے وہ "موت" کی جانب جاتا ہے۔"

عہدہَ صدارت سنبھالنے کے ایک ہفتے کے اندر جناب کلنٹن نے اسقاطِ حمل پر عائد وہ پابندیاں ختم کر دی ہیں جو ان کے پیش روؤں نے لگائی تھیں۔ اسی طرح غیر مولود جنین پر تحقیق کے لیے فنڈز سے پابندی واگزار کر دی ہے، نیز اقوام متحدہ کے بہبودِ آبادی کے پروگراموں پر عائد پابندیاں ختم ہوئی ہیں۔ جناب کلنٹن نے ایک حکم نامہ جاری کیا ہے جس میں کہا گیا ہے کہ آر- یو۴۸۶ پر عائد پابندی کا جائزہ لیا جائے کہ یہ واقعی درست ہے۔ واضح رہے کہ آر - یو۴۸۶ ایک قسم کی گولیاں ہیں جو اسقاطِ حمل کے لیے استعمال کی جاتی ہیں۔ (روزنامہ دی نیوز - اسلام آباد، ۲۴ جنوری ۱۹۹۲ء)